منشور 2008

ابتدائیہ

متحدہ قومی موومنٹ ملک کی واحد سیاسی جماعت ہے جو غریب اور متوسط طبقے کے افراد پر مشتمل ہے اور ملک کے 98 فیصد غریب و متوسط طبقے کے محروم و مظلوم عوام کے حقوق کیلئے جدوجہد کررہی ہے جو دو فیصد اقتدار مافیا کے ظلم وستم کا شکار ہیں۔

متحدہ قومی موومنٹ نے اپنی مسلسل، طویل اور پُرامن جدوجہد کے ذریعے ملک کی سیاست میں ایک انقلاب برپا کیا ہے۔ یہ ملک کی واحد سیاسی جماعت ہے جس کے منتخب نمائندوں اور عہدیداروں کو عوام اور کارکنان صرف میرٹ کی بنیاد پر منتخب کرتے ہیں جبکہ دیگر سیاسی جماعتوں کے نمائندے صرف اس بنیاد پر آگے لائے جاتے ہیں کہ ان کا تعلق کسی جاگیردار یا وڈیرہ فیملی سے ہے یا انہوں نے کسی بڑے سیاسی گھرانے میں جنم لیا ہے۔

ہمارے ملک کے اس غیر منصفانہ سیاسی کلچر کی بنیادی وجہ پاکستان میں رائج فرسودہ جاگیردارانہ، وڈیرانہ، سردارانہ نظام ہے جس نے ملک میں جاگیردارانہ کلچر کو جنم دیا ہے۔ اس جاگیردارانہ کلچر میں ملک کے 98 فیصد عوام کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ فرسودہ جاگیردارانہ وڈیرانہ نظام پاکستان کی ترقی اور اس کے عوام کی خوشحالی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور اسی فرسودہ نظام کی وجہ سے ہمارے ملک میں آج تک جمہوریت پروان نہیں چڑھ سکی اور نہ ہی پاکستان کے عوام کو ان کے بنیادی حقوق مل سکے اسی وجہ سے ملک کے 98 فیصد عوام آزادی کے 60 برس گزر جانے کے باوجود آج بھی اپنے بنیادی حقوق، سماجی انصاف، یکساں مواقع، قانون کی حکمرانی اور ریاستی معاملات میں حصہ داری سے یکسر محروم ہیں۔

متحدہ قومی موومنٹ ملک سے اس فرسودہ نظام کے خاتمہ کیلئے جدوجہد کررہی ہے تاکہ ملک میں ایک جمہوری، ترقی پسند اور مساوات پر مبنی معاشرہ اور نظام قائم کیا جائے جس میں تمام شہریوں کو بلاامتیاز رنگ ونسل، زبان، جنس، عقیدہ ومذہب یکساں حقوق حاصل ہوں۔

متحدہ قومی موومنٹ، قائد تحریک جناب الطاف حسین کے پیش کردہ نظریہ حقیقت پسندی وعملیت پسندی پر یقین رکھتی ہے اور نہ صرف ہر قسم کی دہشت گردی اور مذہبی انتہاء پسندی کے خلاف ہے بلکہ مذہبی رواداری کے فروغ کیلئے مسلسل کوشاں ہے۔

متحدہ قومی موومنٹ کی حق پرستانہ اور پرامن جدوجہد کے بنیادی مقاصد ملک کے اقتدار ووسائل پر سے چند خاندانوں کے قبضہ کا خاتمہ، جاگیردارانہ، وڈیرانہ نظام کی تبدیلی، ملک میں کلچرل پلورل ازم (Cultural Pluralism) کا فروغ، اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور صوبوں کیلئے بھرپور صوبائی خودمختاری کا حصول ہیں۔

متحدہ قومی موومنٹ چاہتی ہے کہ ریاست اور اقتدار کے ڈھانچے میں عام شہریوں کی بھرپور اور مؤثر شرکت وشمولیت ہو تاکہ معاشی وسماجی طور پر محروم عوام کو آزادانہ اور منصفانہ ماحول میں نہ صرف یکساں مواقع میسر آسکیں بلکہ عوام کو اپنے حال اور مستقبل کے فیصلے کرنے کا خود اختیار حاصل ہو اور وہ نہ صرف آج ایک بہتر اور محفوظ زندگی گزار سکیں بلکہ ان کا اور ان کے بچوں کا مستقبل بھی بہتر اور محفوظ ہو۔

متحدہ قومی موومنٹ کو یقین ہے کہ ان مقاصد کے حصول میں پاکستان کے عوام اس کی حمایت اور مدد کریں گے۔

1۔ صوبائی خودمختاری:۔

کسی بھی وفاق کیلئے صوبائی خودمختاری ایک لازمی جزو ہے اسی لئے جدوجہد آزادی کے دوران نہ صرف بانیان پاکستان نے ہمیشہ صوبائی خودمختاری کی حمایت اوراس کا پرچار کیا بلکہ 1940ء کی قرارداد میں بھی صوبوں یا ریاستوں کیلئے صوبائی خودمختاری کی حمایت کی گئی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان کے قیام کے بعد بانیان پاکستان کے وعدوں اورعوام کی خواہشات کا احترام نہیں کیا گیا جسکے نتیجہ میں 1971ء میں ہمارا ملک دولخت ہوگیا۔

صوبائی خودمختاری کا یہ غیرحل شدہ معاملہ آج پاکستان کے صوبوں کے درمیان اعتماد اور ہم آہنگی کے فقدان کی سب سے بڑی وجہ بن چکا ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ چاہتی ہے کہ اس معاملہ پر قومی سطح پر مذاکرات اور مباحثہ کیا جائے اوراس تنازعہ کوتمام صوبوں کے اتفاق رائے سے اس انداز میں حل کیا جائے جو ملک خصوصاً چھوٹے صوبوں کے عوام کی خواہشات کے مطابق ہو۔ متحدہ قومی موومنٹ صوبائی خودمختاری کے حصول کیلئے درج ذیل آئینی طریقوں کی تجویز پیش کرتی ہے:

☆ وفاق کے پاس صرف دفاع، امورخارجہ اورکرنسی کے شعبہ رکھے جائیں اور باقی تمام شعبے صوبوں کے حوالے کردیئے جائیں۔

☆ صوبوں اوروفاق اورخودصوبوں کے درمیان ہم آہنگی کے فروغ کیلئے ایک بین الصوبائی کونسل تشکیل دی جائے

2۔ تعلیم:۔

تعلیم نہ صرف انسانوں کوشعورعطا کرتی ہے بلکہ آج کے دورمیں ترقی پذیرممالک کی ایک معاشی ضرورت بھی ہے۔ ہمیں اپنے تعلیمی نظام کونہ صرف جدیدخطوط پر استوار کرنا ہوگا بلکہ ہنگامی بنیادوں پر ملک بھرمیں تعلیم کوعام کرنا ہوگا اسکے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

☆ ملک سے تعلیم کے موجودہ دہرے نظام کا خاتمہ کیا جائے گا جس میں غریب عوام کے سرکاری اوراردومیڈیم تعلیمی اداروں کا معیار گرامر اور انگلش میڈیم تعلیمی اداروں سے قطعی مختلف اورکمتر ہے۔ اس مقصد کیلئے اردومیڈیم اورسرکاری تعلیمی اداروں کے معیار کو گرامراورانگلش میڈیم تعلیمی اداروں کی سطح پرلایا جائے گا۔

☆ مدارس کو ہرطرح کی ترغیب دی جائے گی کہ وہ اپنے نصابِ تعلیم اورتعلیمی معیار کوملک کے اجتماعی نصابِ تعلیم اورتعلیمی معیار کے مطابق ڈھالیں۔

☆ آئندہ پانچ سال میں تعلیم پرکئے جانے والے اخراجات جی ڈی پی کے 2.2 فیصد سے بڑھا کر 5 فیصد کردیئے جائیں گے۔

☆ صوبائی اورضلعی حکومتیں اپنے اخراجات کا کم سے کم 20 فیصد حصہ تعلیم پرخرچ کریں گی۔

☆ ہربچہ کیلئے تعلیم لازمی ہوگی اور پورے ملک میں میٹرک تک تعلیمی مفت کردی جائے گی۔

☆ اساتذہ کی تنخواہوں میں خاطرخواہ اضافہ کیا جائے گا اوران کی تنخواہوں میں ہرسال افراط زرمیں اضافہ کے مطابق اضافہ کیا جاتا رہے گا۔

☆ ملک کے تمام شہروں، قصبوں اوردیہاتوں میں نئے اسکول، کالج اوریونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔

☆ 5000 افراد سے زیادہ آبادی والے ہرگاؤں میں سیکنڈری اسکول قائم کیا جائے گا۔

☆ اسکول گود لینے کی پالیسی کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

☆ پورے ملک میں پرائمری اور سیکنڈری اسکول ٹیچروں کیلئے تربیتی اور ریفریشر کورسز کا سلسلہ بھرپور پیمانے پر شروع کیا جائے گا۔ پرائمری اسکول ٹیچرز کی بھرتی میں خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔

☆ امتحانات کے نظام کو زیادہ شفاف اور جدید زمانے کے تقاضوں اور معیار کے مطابق بنایا جائے گا۔

☆ اپنی قومی ضروریات اور جدید دور کی ضروریات کے مطابق نصاب تعلیم میں تبدیلیاں کی جائیں گی۔

☆ تعلیمی اداروں میں مینیجمنٹ بورڈ کمیٹیاں بنائی جائیں گی اور ان کی کارکردگی کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے گا۔

☆ جامعات میں میرٹ کا نظام نافذ ہوگا اور مستحق و ہونہار طلبا و طالبات کو زیادہ سے زیادہ اسکالرشپ دی جائیں گی۔

☆ پیشہ وارانہ تعلیمی اداروں کیلئے گرانٹ میں اضافہ کیا جائے گا تاکہ ان کی فیسوں کو کم سے کم رکھا جا سکے۔

☆ نجی تعلیمی اداروں کو ریگولیٹ کرنے کا مؤثر نظام بنایا جائے گا۔

☆ تعلیمی اداروں میں منتخب طلبہ یونینوں کے ذریعہ صحت مند غیر نصابی سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔

☆ ملک بھر میں پبلک لائبریریوں کا جال بچھایا جائے گا۔

3۔ صحت:۔

''صحت سب کیلئے'' اب تک صرف ایک نعرہ ہے جسے حقیقت میں بدلنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

☆ صحت کی سہولیات پر ہونے والے اخراجات آئندہ پانچ برسوں میں جی ڈی پی کے 0.6 فیصد سے بڑھا کر 4 فیصد کر دیئے جائیں گے۔

☆ ملک کے ہر ضلع میں ایک اسپتال اور ہر گاؤں میں ایک ہیلتھ سینٹر قائم کیا جائے گا۔

☆ پورے ملک کے اسپتالوں اور صحت کے مراکز میں مناسب تعداد میں اسٹاف، آلات اور ادویات فراہم کی جائیں گی۔

☆ ہر ضلع میں نرسوں، لیڈی ہیلتھ وزیٹرز، دائی (Mid-wife) اور دیگر پیرامیڈیکل اسٹاف کی تربیت کا ادارہ قائم کیا جائے گا۔

☆ ہر ضلع میں جگر کے امراض کا ایک ادارہ، ٹراما سینٹر اور ٹیلی میڈیسن سروس کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ ملک میں 2400 بنیادی صحت کے مراکز، دیہی صحت کے مراکز اور ماؤں و بچوں کے صحت کے مراکز اس وقت کام نہیں کر رہے ہیں ان مراکز کو دوبارہ فعال کیا جائے گا۔

☆ غیر متوقع صورتحال جیسے فلو (انفلوائنزا) اور دیگر وائرس کی وباؤں سے نمٹنے کیلئے ایمرجنسی فنڈ مختص کیا جائے گا۔

☆ ادویات کی قیمتیں کم کرانے کیلئے حکومت ادویات بنانے والی ملٹی نیشنل کمپنیوں سے مؤثر بات چیت کرے گی۔

☆ ادویات پر امپورٹ ٹیکس ختم کر دیا جائے گا اور غیر ممالک سے اسپتالوں کیلئے منگوائے جانے والے طبی آلات پر سے کسٹم ڈیوٹی ختم کر دی جائے گی۔

☆ ہر ضلع میں ماؤں اور بچوں کیلئے ایک ہیلتھ سینٹر قائم کیا جائے گا جس میں بریسٹ کینسر کیلئے اسکریننگ کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

☆ انسانی اعضاء کی خرید وفروخت کے عمل کو مکمل بند کر دیا جائے گا اور انسانی اعضاء کی پیوند کاری (Transplantation) میں استعمال کیلئے اعضاء کے بنک (Cadaver Banks) قائم کئے جائیں گے۔

☆ تمام شہریوں کیلئے ہیلتھ انشورنس اسکیم متعارف کرائی جائے گی جس میں ضعیف افراد کو اولیت دی جائے گی۔

☆ ہر صوبہ اپنی حدود میں صحت کے نجی اداروں کے اجازت ناموں اور قواعد کو کنٹرول کرے گا۔

4۔ زرعی اصلاحات:۔

زراعت پاکستان کی معیشت کا سب سے بڑا شعبہ ہے اور ترقی، خوشحالی اور پیداوار کے عمل میں سب سے اہم اور غالب عنصر ہے۔ زرعی شعبہ کو بہتر بنانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

☆ ملک میں رائج جاگیردارانہ، وڈیرانہ نظام کا خاتمہ کیا جائے گا۔

☆ زمین کی مناسب حد ملکیت مقرر کر کے مؤثر زرعی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔

☆ کاشت کاروں (مزارعوں/ہاریوں) کا حصہ 50 فیصد سے بڑھا کر 60 فیصد کر دیا جائے گا۔

☆ ہر ضلع کی سطح پر گرامین بنک کی طرز پر چھوٹے قرضے فراہم کئے جائیں گے۔ ٹریکٹر اور دیگر چھوٹے زرعی آلات کاشتکاروں کو امدادی قیمت پر فراہم کئے جائیں گے۔

☆ کوآپریٹو فارمنگ کو متعارف کرایا جائے گا اور براہ راست مارکیٹنگ کو اہمیت دی جائے گی تاکہ پیداوار کی فروخت میں مڈل مین (آڑھتی) کے کردار کو ختم کیا جائے۔

☆ بے زمین ہاریوں میں سرکاری زمینیں تقسیم کی جائیں گی جس کے بعد ان میں کوآپریٹو فارمنگ، کوآپریٹو مارکیٹنگ کو متعارف کروایا جائے گا اور انہیں کاشت کیلئے آسان قرضے فراہم کئے جائیں گے۔

☆ زرعی کرایہ داری کے قوانین پر نظر ثانی کی جائے گی تاکہ کاشتکاروں کو اچانک بیدخل نہ کیا جاسکے۔

☆ ہاریوں اور کسانوں کو زرعی مزدور (Labour) قرار دیکر ان کے حقوق کیلئے لیبر قوانین کی طرز پر قوانین بنائے جائیں گے۔

☆ دیہی علاقوں میں زراعت سے متعلق صنعتوں کو فروغ دیا جائے گا اور اس مقصد کیلئے زیادہ ترغیبات فراہم کی جائیں گی۔

☆ سمندر اور اندرون ملک ہونے والی ماہی گیری کو مناسب رفتار سے ترقی دی جائے گی۔

☆ نہروں کو پختہ بنایا جائے گا اور نہری نظام کو نئے خطوط پر استوار کیا جائے گا۔ زرعی پانی کو محفوظ رکھنے کے جدید طریقے اختیار کئے جائیں گے۔

☆ تمام صوبوں کے اتفاق رائے سے ملک میں نئے ڈیم تعمیر کئے جائیں گے۔

☆ زمینوں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کیا جائے گا۔

☆ جنگلات کا تحفظ کیا جائے گا اور شجر کاری کو فروغ دیا جائے گا۔

5۔ غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ:۔

ہمارے ملک کی تقریباً ایک تہائی آبادی غربت کی سطح سے بھی نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی روزانہ آمدنی 100 روپے سے بھی کم ہے۔ غربت کی ایک اہم وجہ انسانی وسائل کی ترقی پر توجہ نہ دیئے جانے کا عمل ہے۔ دیہی علاقوں میں زراعت میں سست رفتار ترقی کے عمل جبکہ شہری علاقوں میں سرکاری و نجی شعبوں میں تنخواہوں کے نمایاں فرق نے غربت میں اضافہ کیا ہے۔ برسوں کے بگڑے ہوئے نظام کی وجہ سے پیدا ہونے والی غربت اور بے روزگاری کو راتوں رات کسی جادو کی چھڑی کے ذریعے تو ختم نہیں کیا جا سکتا تاہم اس کے خاتمہ کیلئے ایک کثیر الجہتی منصوبہ بندی اور اس پر بھرپور عمل کی ضرورت ہے جس کیلئے چند اقدامات درج ذیل ہیں:

☆ غربت کو کم کرنے کیلئے ایک جامع پالیسی تشکیل دی جائے گی جس میں واضح اقدامات اور اہداف شامل کئے جائیں گے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کے تمام شہریوں کو تعلیم وصحت کی سہولتوں اور روزگار کے حصول کے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں۔ حکومت کو اپنی بنیادی توجہ عوام کے درمیان وسائل، معاشی مواقع اور سیاسی حقوق کے حصول کے یکساں مواقع کی فراہمی پر مرکوز کرنی چاہیئے۔

☆ تنخواہوں میں اضافہ اور افراط زر کی شرح میں اضافہ کے درمیان موجود فرق کو کم سے کم کیا جائے گا۔ خاص طور پر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں افراط زر میں اضافہ کے حساب سے اضافہ کیا جائے گا۔

☆ کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتوں میں استحکام پیدا کیا جائے گا اور جہاں ضرورت ہو گی قیمتوں میں استحکام کیلئے گندم، چاول، شکر اور تیل کی قیمتوں میں سبسڈی فراہم کی جائے گی۔

☆ زراعت بشمول زراعت سے متعلق صنعتوں، کاروبار اور لائیو اسٹاک میں سرکاری سرمایہ کاری کو بڑھایا جائے گا۔ دیہی علاقوں میں کوآپریٹیو فارمنگ اور کوآپریٹو مارکیٹنگ کے فروغ کیلئے بھرپور ترغیبات فراہم کی جائیں گی جبکہ شہری علاقوں میں ہاؤسنگ اور تعمیرات کے شعبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

☆ غریب اور کم آمدنی والے افراد پر سے ٹیکسوں کا بوجھ کم کیا جائے گا خاص طور پر ان کے یوٹیلیٹی بلز پر سے مختلف ٹیکسوں کو کم کیا جائے گا۔

☆ بے روزگاری کو کنٹرول کرنے کیلئے صنعت کاری خصوصاً کاٹیج انڈسٹریز کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ ہنر سکھانے کیلئے پیشہ وارانہ تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں گے اور دیہی علاقوں میں زراعت سے متعلق صنعتوں کے قیام کے لئے ترغیبات فراہم کی جائیں گی۔

☆ تمام بالغ افراد کیلئے سوشل سیکورٹی اسکیم متعارف کرائی جائے گی۔

☆ ''تعلیم سب کیلئے'' کے اصول کے مطابق پورے ملک میں تعلیم کو پھیلا کر تعلیم کی شرح میں اضافہ کیا جائے گا۔ اساتذہ کی تربیت کے معیاری ادارے قائم کئے جائیں گے اور تعلیم کو پھیلانے کے اس عمل میں عوام کو بھرپور طریقے سے شریک کیا جائے گا۔

☆ غربت کو کم کرنے کیلئے دیگر حکومتی اقدامات میں بے زمین کسانوں میں زمینوں کی تقسیم، زکوٰۃ کے نظام میں بہتری اور سوشل انشورنس کے نظام کو متعارف کرانا شامل ہیں۔

☆ بے روزگاری کو کم کرنے کیلئے ایسی صنعتوں کی خاص طور پر حوصلہ افزائی کی جائے گی جن میں زیادہ سے زیادہ افراد کو کام ملتا ہو یعنی Labour Intensive Industries کیلئے ترغیبات فراہم کی جائیں گی۔

6۔ شہری ترقی:

پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جہاں بہت تیزی کے ساتھ شہری آبادی میں اضافہ ہورہا ہے۔اس کے نتیجہ میں شہروں اور قصبوں کا انفراسٹرکچر جو پہلے ہی عدم منصوبہ بندی کا شکار ہے شدید دباؤ میں ہے، تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے بوجھ تلے ٹوٹ رہا ہے اور شہری آبادیاں بنیادی سہولیات کی کمی، آلودگی اور بے تحاشہ پھیلتی کچی آبادیوں کا سامنا کررہی ہیں۔ دوسری طرف شہری وضلعی حکومتیں شہری سہولیات بھرپور طریقہ سے فراہم نہیں کرپارہی ہیں کیونکہ شہری وضلعی حکومتوں کے ساتھ ساتھ شہروں میں متعدد دیگر متوازن ادارے بھی کام کررہے ہیں جس کے نتیجہ میں شہری وضلعی حکومتوں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔اس صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

☆ متحدہ قومی موومنٹ یونٹی آف کمانڈ (Unity of Command) پر یقین رکھتی ہے۔سٹی رڈسٹرکٹ ناظم کی سربراہی میں پورے شہر رضلع کیلئے واحد انتظامی ایجنسی قائم کی جائے گی جس میں میونسپل سروسز اور اس کیلئے ریونیو وصول کرنا شامل ہو اور جو مؤثر اور مربوط طریقہ سے شہریوں کے مسائل حل کرسکے گی جیسے پانی، سیوریج، صفائی ستھرائی وغیرہ کے مسائل۔ یہ انتظامی ایجنسی دیگر بنیادی مسائل کے ساتھ ساتھ ماسٹر پلاننگ، ٹاؤن پلاننگ، بلڈنگ کنٹرول، زوننگ ریگولیشن اور اراضی کے استعمال، مختلف آفات کا سامنا اور تعلیم وصحت کے شعبوں کو مؤثر اور مربوط انداز سے چلا سکے گی۔

☆ تمام میٹروپولیٹن شہروں میں ٹریفک کے نظام کو پولیس سے علیحدہ کرکے منتخب شہری رضلعی حکومتوں کے ماتحت کردیا جائے گا۔

☆ تمام اضلاع میں ایسی بسیں متعارف کروائی جائیں گی جو ماحولیات کیلئے بہتر ہوں۔نجی شعبہ کے ساتھ مل کر تیز رفتار ماس ٹرانزٹ سسٹم قائم کیا جائے گا اور شہری رضلعی ٹرانسپورٹ سسٹم کیلئے ناظم کی سربراہی میں ریگولیٹری بورڈ قائم کیا جائے گا۔

☆ ایک منتخب پولیس کمشنر کی ماتحتی میں کمیونٹی پولیس کا نظام متعارف کرایا جائے گا تاکہ تمام شہریوں کی جان ومال کا تحفظ ہوسکے اور جرائم کے اڈوں کا خاتمہ کیا جاسکے۔

☆ ''احتیاط علاج سے بہتر ہے'' یہ مقولہ ایک حقیقت ہے کیونکہ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ 65 فیصد بیماریاں پانی کی آلودگی سے پیدا ہوتی ہیں۔متحدہ قومی موومنٹ چاہتی ہے کہ ملک کے تمام شہریوں کو پینے کا صاف پانی میسر ہو اور اس سلسلے میں ہر ممکن اقدامات کئے جائیں گے۔

☆ اس وقت پوری دنیا میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ لوگ دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف منتقل ہورہے ہیں جس کی وجہ سے شہروں پر آبادی کا دباؤ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ پاکستان میں بھی یہی صورتحال ہے۔اس کے حل کیلئے متحدہ قومی موومنٹ چاہتی ہے کہ ملک کے تمام علاقوں میں صنعت کاری ہو اور وہاں کے انفرااسٹرکچر کو ترقی دے کر بہتر بنایا جائے۔

☆ متحدہ قومی موومنٹ چاہتی ہے کہ سمندر یا دریا میں جانے سے پہلے سیوریج کے پانی کو ٹریٹ (Treat) کیا جائے یعنی ایسے عمل سے گزارا جائے کہ اس پانی سے بحری حیات کو نقصان نہ پہنچے۔

☆ شہروں میں کم لاگت والے گھروں کی اسکیموں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

7۔ صنعتیں اور مزدور:۔

☆ ایم کیو ایم پیداواری کے شعبہ پر بھی یکساں توجہ دے گی جس میں صرف اشیائے صرف کی پیداوار ہی نہیں بلکہ ہلکی اور بھاری صنعتیں بھی شامل ہوں گی تاکہ ملک میں ہی معیاری اشیاء کی پیداوار ہو۔ انڈسٹریل اسٹیٹس کے قیام کیلئے نجی شعبہ کو بھرپور سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کیلئے نجی و سرکاری شراکت کے طریقہ کو اپنایا جائے گا۔

☆ سرمایہ کاروں کی سہولت اور تیز رفتار صنعت کاری کیلئے ون ونڈو آپریشن کا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

☆ سرکاری و نجی شعبہ کے کم آمدنی والے ملازمین کے لئے مناسب تنخواہیں، ہیلتھ انشورنس، اولڈ ایج بینیفٹ، معذوری پنشن (Disability Pension) اور ریٹائرمنٹ کے بعد رہائشی سہولت کو یقینی بنایا جائے گا۔

☆ صنعتی یونٹوں میں مالکان اور مزدوروں کے مشترکہ مانیٹرنگ بورڈ بنائے جائیں گے تاکہ نہ صرف مزدوروں کو باعزت معاوضہ ملے بلکہ صنعتوں میں پیداوار کا عمل بھی بلا کسی رکاوٹ یا تالہ بندی کے جاری رہے۔

☆ سرکاری اداروں کی نجکاری کے عمل میں مزدوروں کی یونینوں سے صلاح لی جائے گی تاکہ ملازمین کے مفادات کا تحفظ ہو اور نجکاری کی صورت میں ملازمت کے خاتمہ سے ہونے والے نقصان کی تلافی کی جائے۔

☆ ملک بھر میں چھوٹی صنعتوں اور کاٹیج انڈسٹریز کے قیام کیلئے خصوصی ترغیبات فراہم کی جائیں گی جن میں خصوصی طور پر زمینوں کی الاٹمنٹ اور سرمایہ کی فراہمی شامل ہیں۔

☆ صنعتی علاقوں میں بار بار کی لوڈ شیڈنگ کا حل نکالا جائے گا۔

☆ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی کیلئے نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کا عمل جاری رکھا جائے گا تاکہ یہ شعبہ ملک کیلئے زرمبادلہ کمانے والا تیز ترین ترقی کرنے والا شعبہ بن سکے۔

☆ بیرون ملک رہنے والے پاکستانی نہ صرف ملک کیلئے قیمتی زرمبادلہ بھیجتے ہیں بلکہ بیرونی سرمایہ کاری کے فروغ میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ نہ صرف باعزت اور ترجیحی سلوک کیا جائے گا بلکہ انہیں ملک کے اندر بھرپور معاشی مواقع بھی فراہم کئے جائیں گے۔

8۔ مالیاتی اقدامات:۔

☆ بالواسطہ یعنی ان ڈائریکٹ ٹیکس کے مقابلہ میں بلاواسطہ یعنی ڈائریکٹ ٹیکس کے تناسب میں اضافہ کیا جائے گا۔

☆ حکومت کے غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کی جائے گی۔

☆ بڑے بڑے باا ثر لوگوں کے معاف کئے گئے قرضے واپس لیکر عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کئے جائیں گے۔

☆ نج کاری کے عمل میں وفاقی حکومت صوبوں کو شامل کریگی اور نجکاری سے حاصل ہونے والے سرمایہ سے صوبوں کو مناسب حصہ دیا جائے گا۔

☆ قومی مالیاتی کمیشن (NFC) کو آزاد خودمختار بنایا جائے گا اور جنرل سیلز ٹیکس اور ایکسائز ٹیکس صوبوں کو منتقل کردیئے جائیں گے۔

9۔ بہتر انتظامِ حکومت:۔

قیام پاکستان سے آج تک ملک کا نظام بے انتہاء بیوروکریٹک رہا ہے جس میں عام شہری اپنے بنیادی، جمہوری حقوق کو استعمال کرنے سے بھی قاصر ہے۔اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس صورتحال کے نتیجہ میں عوام میں حکومت و ریاست پر اعتماد کے فقدان کی بحرانی کیفیت پیدا ہوئی ہے جسے نہایت سوجھ بوجھ اور نپے تلے اقدامات کے ذریعہ حل کرنا ہوگا۔اس مقصد کے لئے ملک میں قانون کی بالادستی کو قائم کرنا ہوگا تا کہ طوائف الملوکی (Anarchy) جیسی موجودہ صورتحال کا خاتمہ ہو۔اس کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

☆ میرٹ کے اصول کی سختی سے پابندی کی جائے گی۔

☆ حکومت کے تمام اقدامات میں شفافیت (Transparancy) اور میرٹ کو یقینی بنایا جائے گا جن میں ہر قسم کے ٹھیکوں کی فراہمی اور سرکاری ملازمتوں کی فراہمی کے اقدامات بھی شامل ہیں۔

☆ تمام پالیسی فیصلے وزیراعظم یا وزیراعلیٰ کے بجائے وفاقی وصوبائی کابینہ قانون کے مطابق کرے گی۔

☆ تمام شہریوں کو بلاامتیاز رنگ، نسل، زبان، جنس، سیاسی وابستگی، عقیدہ اور مذہب جان و مال کا تحفظ فراہم کرنے کیلئے بھرپور اقدامات کئے جائیں گے تا کہ کوئی بے گناہ شہری ظلم و زیادتی کا نشانہ نہ بنے اور متاثرہ فرد کو انصاف مل سکے۔

☆ وفاقی وصوبائی محتسب، اکاؤنٹنٹ جنرل آفس، اینٹی کرپشن ڈپارٹمنٹ، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اور وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کی مانیٹرنگ ٹیموں کی سربراہی سینئر اور دیانتدار سرکاری افسران اور عوام کے نمائندے کریں گے تا کہ ان اداروں کو مزید مؤثر اور کارآمد بنایا جاسکے۔

☆ پولیس کو شہری/ضلعی حکومتوں کے ماتحت کردیا جائے گا۔

☆ فاٹا کے علاقوں کو وہاں کے عوام کے مشورہ اور مرضی سے قومی انتظامی ڈھانچے اور ملکی قانون کے ماتحت لایا جائے گا۔

☆ تمام شہریوں کو آزادانہ ومنصفانہ انتخابات میں حصہ لینے کی آزادی ہوگی۔ملک میں آزادانہ ومنصفانہ انتخابات کیلئے غیر جانبدار، آزاد اور خودمختار الیکشن کمیشن تشکیل دیا جائے گا۔

10۔ سماجی، ثقافتی، مذہبی ومعاشی ناانصافی کا خاتمہ:۔

ملک میں خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک، گھریلو تشدد، بچوں پر تشدد، انتقامی طور پر عصمت دری، مخالفین کی خواتین کو سرعام برہنہ کرنا، عزت کے نام پر قتل، کاروکاری، چھوٹی عمر کی شادی، ونی، قرآن سے شادی، خرکاری اور چائلڈ لیبر جیسی سماجی برائیوں کے خاتمے کیلئے شہریوں کے تعاون سے عوام میں شعور و بیداری پیدا کی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ سخت قوانین بھی نافذ کئے جائیں گے۔

☆ خواتین اور مذہبی اقلیتوں کے خلاف بنائے جانے والے تمام امتیازی قوانین کا خاتمہ کردیا جائے گا۔

☆ شہری ودیہی علاقوں میں خواتین کے ساتھ آج بھی امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔بچیوں اور خواتین کو تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے اور خواتین کو یکساں شہری کی حیثیت سے سوسائٹی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے سے روکا جاتا ہے۔اس صورتحال کو ٹھیک کرنے کیلئے عوام میں بیداری اور شعور کی مہم

چلائی جائے گی اور مناسب انتظامی اور قانونی اقدامات بھی کئے جائیں گے۔

☆ ریاستی معاملات خواہ وہ معاشی ہوں یا سیاسی نوعیت کے ہوں، ان میں حصہ لینا ہر شہری کا پیدائشی حق ہے اور اس حق کے استعمال میں مذہب کو رکاوٹ نہیں بنایا جانا چاہئے۔

☆ تمام مذہبی اقلیتوں کے ساتھ یکساں پاکستانی شہری کی طرح برتاؤ کیا جائے گا اور حکومت ان کی جان و مال، عبادت گاہوں اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی کے حق کا تحفظ کرے گی۔

☆ مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی کیلئے تمام قانون ساز اداروں میں ان کیلئے 5 فیصد نشستیں مختص کی جائیں گی۔

☆ مذہبی انتہاء پسندی، دہشت گردی، مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے عوام اور علمائے کرام کے تعاون سے ملک بھر میں عوامی بیداری کی بھرپور مہم چلائی جائے گی۔

11۔ انسانی حقوق:۔

☆ متحدہ قومی موومنٹ تمام شہریوں کے بنیادی حقوق پر یقین رکھتی ہے۔ ریاست کا فرض ہے کہ وہ ہر شہری کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے اقدامات کرے۔ ایک جمہوری ملک میں ٹارچر، پولیس کی زیادتیوں، بغیر مقدمہ چلائے قید رکھنے اور سیاسی و معاشی زیادتیوں کا خاتمہ ہونا لازمی ہے۔ اس مقصد کیلئے ہر ممکنہ اقدامات کئے جائیں گے۔

12۔ میڈیا اور آزادیءاظہار:۔

☆ متحدہ قومی موومنٹ آزادیءاظہار کے حق پر پختہ یقین رکھتی ہے۔ پاکستان میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی آزادی اور فروغ سے عوام کے شعور میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ ملک میں ایک صحت مند، تخلیقی اور ترقی پذیر میڈیا انڈسٹری چاہتی ہے جس میں کمرشل پہلو کے ساتھ ساتھ عوام کی خدمت بھی شامل ہو۔ ایک آزاد میڈیا کیلئے ضروری ہے کہ وہ غیر جانبدار، منصفانہ اور ذمہ دار ہو۔ متحدہ قومی موومنٹ میڈیا کی آزادی اور اظہار رائے کی نہ صرف بھرپور حمایت کرتی ہے بلکہ یہ سمجھتی ہے کہ کسی بھی صورت میں میڈیا کی آزادی کو سلب کر کے عوام کو اس کی خدمات سے محروم کرنے کا عمل نہیں کیا جانا چاہئے۔

☆ میڈیا کیلئے بنائی جانے والی ریگولیٹری اتھارٹی مکمل طور پر آزاد ہونی چاہئے جس کے قواعد وضوابط معقول اور منصفانہ ہوں اور جنہیں سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال نہ کیا جاسکے۔

13۔ عدلیہ:۔

☆ عدلیہ کو مکمل آزاد، خود مختار اور غیر جانبدار ہونا چاہئے تا کہ عوام کو انصاف فراہم ہو سکے اور ملک میں قانون کی حکمرانی ہو۔

☆ ملک میں متوازن عدالتی نظاموں کا خاتمہ کیا جائے گا تا کہ عدلیہ کا تقدس برقرار رہے اور ایک مؤثر عدالتی نظام قائم ہو۔

☆ مقدمات کی عدم سماعت، مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر، جیلوں میں گنجائش سے زیادہ قیدیوں کو رکھنا اور سول مقدمات کے برسوں تک چلنے جیسے معاملات کے حل کیلئے حکومت، عدلیہ کے ساتھ مل کر مناسب اقدامات کرے گی۔

☆ جیلوں میں مؤثر اور بڑے پیمانے پر اصلاحات کی جائیں گی تا کہ نہ صرف قیدیوں کی اصلاح کر کے انہیں ذمہ دار اور امن پسند شہری بنایا جاسکے بلکہ جیلوں میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا بھی خاتمہ کیا جائے۔

14۔ ماحولیات:۔

☆ آلودگی کو کم کرنے کیلئے قدرتی وسائل اور توانائی کو مؤثر طریقہ سے استعمال کیا جائے گا، جنگلی حیات کا تحفظ کیا جائے گا، تعمیرات میں ایسے طریقوں اور ڈیزائن کا استعمال کیا جائے گا جو ماحولیات کیلئے بہتر ہوں، کوڑا کرکٹ کوری سائیکل کیا جائے گا، بڑے پیمانے پر شجر کاری کی جائے گی اور ہر علاقہ میں پارک بنائے جائیں گے۔

☆ صنعتی فضلہ کو سمندر میں ہرگز نہیں ڈالا جائے گا۔

☆ سمندر اور ساحلی پٹیوں کو تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

15۔ کھیل وثقافت:۔

☆ ثقافت کی کوئی سرحد نہیں ہوتی اس لئے ثقافت کا معاملہ عوام کی مرضی پر چھوڑا جانا چاہئے اور ریاست کو اس میں بلاوجہ دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔

☆ کسی معاشرہ میں ایک کمیونٹی کا احساس پیدا کرنے کیلئے آرٹس اور اسپورٹس کلچر کا فروغ لازمی ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ اس امر کی حامی ہے کہ نوجوانوں کی بہبود کے پروگراموں میں آرٹس اور اسپورٹس کے ادارے بنائے جانے چاہئیں۔ متحدہ قومی موومنٹ نوجوانوں کو آرٹس اور اسپورٹس کی طرف راغب کرنے کیلئے اسپورٹس کی سہولتیں فراہم کرے گی، پارکس بنائے جائیں گے اور نجی شعبہ کے تعاون سے آرٹ اکیڈمی قائم کی جائیں گی۔

☆ ادیبوں، شاعروں، فنکاروں اور موسیقاروں کی فلاح و بہبود کیلئے اقدامات کئے جائیں گے۔

☆ ایسی تمام سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی جن کے ذریعے نوجوانوں کی صلاحیتوں کو ملک کی تعمیرِ نو کے لئے استعمال کیا جاسکے۔

16۔ خاندانی بہبود:۔

☆ 1951ء میں پاکستان کی آبادی 3 کروڑ 38 لاکھ کے لگ بھگ تھی جو 2004ء میں بڑھ کر تقریباً 15 کروڑ ہوگئی۔اگر آبادی میں موجودہ رفتار سے اضافہ ہوتا رہا تو 2010ء میں ملک کی آبادی 17 کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ ہمارے ملک میں آبادی کے اضافہ کی موجودہ شرح 1.9 فیصد سالانہ ہے جو اس خطہ میں سب سے زیادہ ہے۔آبادی کو کنٹرول کرنے کیلئے ہمیں 2010ء تک آبادی میں اضافہ کی شرح کو کم کرکے 1.6 فیصد سالانہ تک لانا ہوگا۔

17۔ خارجہ امور:۔

☆ متحدہ قومی موومنٹ ملک کے لئے ایک آزاد خارجہ پالیسی چاہتی ہے اور چاہتی ہے کہ تمام ممالک خصوصاً ہمسایہ ممالک سے قریبی، برادرانہ اور باعزت تعلقات کو فروغ دیا جائے۔

☆ متحدہ قومی موومنٹ پرامن بقائے باہمی کی پالیسی پر یقین رکھتی ہے یعنی ''جیو اور جینے دو''۔متحدہ قومی موومنٹ سمجھتی ہے کہ تمام علاقائی تنازعات اور جھگڑوں کو مذاکرات اور پرامن طریقوں سے حل کیا جائے۔

☆ متحدہ قومی موومنٹ کشمیر کے مسئلہ کو کشمیری عوام کی خواہشات کی روشنی میں بامقصد،مخلصانہ اور باعزت مذاکرات کے ذریعہ حل کرانا چاہتی ہے

☆ متحدہ قومی موومنٹ ہندوستان کے ساتھ مذاکرات اور اعتماد سازی کے اقدامات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ جنوبی ایشیاء کے ممالک کے درمیان امن اور قریبی تعاون کو فروغ دیا جائے خاص طور پر معاشی میدان میں ان ممالک کے درمیان قریبی تعاون کو بڑھایا جائے تاکہ اس خطہ میں رہنے والے عوام جو دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ ہیں،انہیں امن،ترقی اور خوشحالی حاصل ہوسکے۔

☆☆☆☆☆